جگت موہن لال رواں

جگت موہن لال رواںؔ اردو کے ایک مشہور شاعر گذرے ہیں۔ رواںؔ ان کا تخلص تھا۔ انھوں نے بے شمار نظمیں غزلیں اور مثنویاں لکھی ہیں۔ رباعی کی صنف میں ان کو خاصی مہارت حاصل تھی 'رباعیات رواں' کے نام سے ان کی رباعیات کا ایک مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ ایک مثنوی بھی 'نفذرواں' کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے علاوہ 'روح رواں' کے نام سے ایک شعری مجموعہ بھی موجود ہے۔

رواںؔ 1889ء میں اتر پردیش کے ایک شہر اناوہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی بے حد ذہین اور محنتی تھے۔ شاعری کا ذوق بھی ان کو بچپن سے ہی تھا۔ مختلف تعلیمی مراحل سے گذرتے ہوئے انھوں نے ایم اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اس کے بعد اناوہ میں ہی وکالت شروع کر دی۔ اس پیشے میں انھیں بڑی شہرت اور کامیابی ملی۔

شاعری میں رواںؔ کا ایک خاص انداز تھا۔ تلوک چند محرومؔ کی طرح ان کی شاعری میں بھی اخلاق و کردار کی باتیں ملتی ہیں۔ اپنی شاعری کے ذریعہ انھوں نے اخوت و محبت، ہمدردی اور انسان دوستی کا پیغام دیا ہے۔ ان کی رباعیوں میں زندگی کے ہر پہلو پر اظہار ملتا ہے۔ اکثر و بیشتر وہ ناصحانہ انداز اختیار کر لیتے ہیں۔ ان کا اسلوب نہایت ہی سلیس اور عام فہم ہے۔

افسوس یہ ہے کہ ان کی عمر نے ان کے ساتھ وفا نہ کی۔ صرف 45 سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کا سال وفات 1934ء ہے۔

رباعیات

(۱)

یہ کیا کہ حیات جاودانی کیا ہے
پہلے دیکھو جہان فانی کیا ہے
اس فکر میں ہو کہ موت کیا شئے ہے رواں
یہ بھی سمجھو کہ زندگانی کیا ہے

(۲)

افلاس اچھی نہ فکر دولت اچھی
جو دل کو پسند ہو وہ حالت اچھی
جس سے اصلاحِ نفس ناممکن ہے
اس عیش سے ہر طرح مصیبت اچھی

(۳)

دل تو نے دیا ہے ذوق غم خواری دے
جان دی ہے تو نفرت دل آزاری دے
تخلیق کی غایتیں تو پوری ہوجائیں
آنکھیں دی ہیں تو نور بیداری دے

(۴)

ہے گرم ہر اک سمت بازار فنا
ہے دارِ حیات سربسر دار فنا
لیکن کیوں کر جہاں کو فانی سمجھوں
ذرّہ کو بھی جب نہیں ہے قرار فنا

لفظ و معنی

دلکش	۔	دل پسند، دل کھینچ لینے والا
سلیس	۔	آسان
ناصحانہ	۔	نصیحت والا
حیات	۔	زندگی
جاودانی	۔	ہمیشہ رہنے والی
جہاں	۔	دنیا
فانی	۔	مرجانے والی
شئے	۔	چیز
افلاس	۔	غربت
اصلاح	۔	سدھار
نفس	۔	سانس
عیش	۔	آرام
ذوق	۔	شوق
غم خواری	۔	ہمدردی، دوسروں کا غم دور کرنا
آزاری	۔	تکلیف پہنچانا
تخلیق	۔	پیدائش، بناوٹ
غایت	۔	مقصد، غرض
نور	۔	روشنی
بیداری	۔	جاگنا
فنا	۔	موت
دار	۔	گھر، جگہ
قرار	۔	سکوں

آپ نے پڑھا

- روآں کا اصل نام جگت موہن لال تھا۔
- جگت موہن لال 1889ء میں پیدا ہوئے اور 1934ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔
- رباعیات رواں، روح رواں، جگت موہن لال کے شعری مجموعے ہیں اور نفقد رواں ان کی مثنوی کا نام ہے۔
- پیشے سے روآں ایک مشہور وکیل تھے۔
- ان کی شاعری میں زندگی کے ہر پہلو پر اظہار ملتا ہے اور ان کا انداز دلنشیں اور اسلوب عام فہم ہے۔
- رباعی کی صنف میں ان کو مہارت حاصل ہے۔
- ان کی رباعیوں میں زندگی موت، اخوت، محبت اور انسانی دوستی کے موضوعات ملتے ہیں۔
- پہلی رباعی میں روآں نے یہ بتایا ہے کہ موت تو یقینی ہے اس کی فکر سے اچھا ہے کہ زندگی کو بہتر بنانے کی فکر کی جائے۔
- دوسری رباعی میں ایسی دولت سے غربت کو بہتر بتایا گیا ہے جو انسان کے نفس کو مردہ کردے۔
- تیسری رباعی میں انسانی زندگی کا مقصد دل آزاری سے نفرت اور دوسری کی غمخواری بتایا گیا ہے۔
- چوتھی رباعی میں کہا گیا ہے کہ سب چیز کو فنا ہے لیکن پھر بھی کسی کو اطمینان اور سکون نہیں ہے۔

آپ بتائیے

1. روآں کا اصل نام کیا ہے؟

(الف) جگت لال　(ب) موہن لال　(ج) جگت موہن لال　(د) سوہن لال

2. روآں کا انتقال کب ہوا؟

(الف) 1936ء　(ب) 1934ء　(ج) 1932ء　(د) 1935ء

3. تیسری رباعی میں شاعر کس چیز کی دعا نہیں مانگتا ہے؟

(الف) ذوق غمخواری　(ب) نفرت دل آزاری　(ج) نور بیداری　(د) حسرت دل شادی

4. ہر سمت کس چیز کا بازار گرم ہے؟

(الف) فنا　(ب) بقا　(ج) حیات　(د) ذرہ

مختصر گفتگو

1. رواںؔ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
2. رواںؔ کے تین شعری مجموعوں کا نام بتائیے۔
3. مصرعہ کو پورا کیجیے۔

آنکھیں دی ہیں تو.............................دے

4. فنا کا مطلب کیا ہے؟
5. بقا کی ضد کیا ہے؟
6. رواںؔ کس سن میں پیدا ہوئے؟
7. رواںؔ کی رباعیات کے مجموعہ کا نام بتائیے۔

تفصیلی گفتگو

1. پہلی رباعی کا مفہوم لکھیے۔
2. کس عیش سے ہر طرح کی مصیبت اچھی ہے؟
3. رواںؔ کے بارے میں چند جملے لکھیے۔
4. ضد بتائیے۔

فنا، حیات، جاودانی، نفرت، نور

5. جمع بتائیے۔

مرحلہ، اسلوب، اختیار، شئے، غرض

6. معنی کے اعتبار سے لفظوں کا جوڑا بنائیے۔

عیش	روشنی
غایت	موت
نور	شوق

ذوق	آرام
قرار	مقصد
فنا	سکون

آئیے، کچھ کریں

1. لائبریری جا کر جگت موہن لال رواںؔ کی کتابوں کو پڑھیے۔
2. اناوہ کہاں پر واقع ہے۔ اتر پردیش کے نقشہ میں دیکھیے۔